نمازی کے سامنے سے بچہ گزر گیا تو نماز ٹوٹے گی یا نہیں؟

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3174

تاریخ اجراء: 10 ربیع الثانی 1446ھ / 14 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ اگر عورت گھر میں اکیلی ہے اور بچوں کو سنبھالنے والا کوئی نہیں تو اگر وہ نماز ادا کر رہی ہے اور بچے بار بار سامنے سے گزر رہے ہیں تو اس نماز کا کیا حکم ہے، کیا نماز ہو جائے گی یا ٹوٹ جائے گی؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نماز پڑھتے ہوئے نمازی کے آگے سے مرد، عورت، بچہ یا جانور وغیرہ گزر جائے تو اس سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا، اگرچہ نمازی کے سامنے سے عاقل بالغ شخص کا جان بوجھ کر گزرنا، ناجائز ہے۔ البتہ! نماز پڑھنے کے بعد بچوں کو پیار و محبت سے سمجھایا جائے کہ وہ نمازی کے آگے سے نہ گزرا کریں۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کے متعلق مؤطا امام مالک میں ہے "أنّ کعب الأحبار قال: "لو یعلم المارّ بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان أن یخسف بہ خیر لہ من أن یمرّ بین یدیہ" ترجمہ: کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو وہ زمین میں دھنس جانے کو گزرنے سے بہتر جانتا۔ (مؤطا مالک، رقم الحدیث 527، ج 2، ص 216، مطبوعہ: الإمارات)

تنویر الابصار و در مختار میں ہے "(ولا یفسدھا۔۔۔ مرور مار۔۔۔ مطلقا) ولو امراۃ او کلبا" ترجمہ: گزرنے والا کوئی ہی ہو، خواہ عورت ہو یا کتا، اس کا نمازی کے سامنے سے گزرنا اس کی نماز کا فاسد نہیں کرتا۔ (الدر المختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ج 02، ص 479، 480، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہار شریعت میں صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "نمازی کے آگے سے بلکہ موضع سجود سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا، خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت، کتّا ہو یا گدھا۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 03، ص 614، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net